## سوال

دو بچوں کی ہندو ماں کا قبول اسلام اور اس کی مشکلات

## جواب

الحمد للہ.

1 سب سے پہلے تو ہم سوال کرنے والی بہن کو اسلام قبول کرنے پر مبارکباد دیتے ہیں، یہ ایک ایسی سعادت و خوشبختی ہے جس کے لیے مال اور جان سب کچھ لٹائی جاتی ہے، اسلام کی نعمت کے ساتھ ہر غم اور پریشانی ختم ہوجاتی ہے اور اس کی کوئی قیمت نہیں رہتی.

2 سائلہ بہن کا یہ کہنا کہ : وہ ایک مسلمان شخص سے محبت کرتی ہے :

بھی مسلمان عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ بھی اسی طرح حرام قسم کے تعلقات اور فحاشی میں پڑجائے جس طرح دوسری عورتیں پڑی ہوئی ہیں، اور وہ اس محبت کی دلدل میں پھنس جائے جس کے بارہ میں پڑھا اور سنا جاتا ہے، یہ تو شیطان کی چال اور ہتھکنڈہ ہے جسے وہ مزین کرکے پیش کرتا ہے، اور غالب ط

س کسی کو بھی کوئی لڑکی پسند آئے اور اچھی لگے تو اس کے لیے صرف ایک ہی حل ہے کہ وہ لڑکی کے ولی سے اس کی رشتہ طلب کرے تا کہ اس سے عقد نکاح کرکے تعلقات قائم کرے.

3ہے

ِ اسی طرح بہت سارے نئے مسلمانوں میں ہم نے بہت خیر و بھلائی دیکھی ہے جو خاندانی مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی بلکہ نئے مسلمانوں میں کئی گناہ زیادہ ہوتی ہے!.

نے کا یہ معنی نہیں کہ وہ اچھا نہیں ہوگا اور اسی طرح خاندانی اور پرانا مسلمان ہونے کا یہ معنی نہیں ہوسکتا کہ وہ اچھا ہے، بلکہ اس میں تو تقوی اور عمل صالح کا اعتبار کیا جائیگا، لیکن پہلے سے اللہ کی عبادت کرنا اور اسلام میں سبقت لے جانے کی سبقت باقی رہے گی.

4 اس میں کوئی مانع نہیں کہ آدمی کی شادی کا اس کے والدین کو علم نہ ہو، اور خاص کر جب اس کی شادی ایسی لڑکی سے ہو جس میں اس کی مصلحت پائی جاتی ہے، اور اس کی معاونت کرنے اور مشکلات میں ساتھ دینے والے تو بہت ہی کم ہوں.

ہت میں تو عورت کا ولی معتبر ہے نہ کہ مرد کا، اگرچہ ہم یہ پسند کرتے ہیں کہ مرد کے گھر والے بھی اس عورت سے شادی پر موافق ہوں تو بہتر ہے اور اس کے لیے انہیں راضی کیا جائے کیونکہ اس میں بہت بڑی مصلحت پائی جاتی ہے جو کہ شادی کے معاملہ کو خفیہ رکھنے میں مفقود ہوسکتی ہے.

5 خاوند کا یہ کہنا کہ وہ والدین کو دین اسلام کی دعوت دینا چاہتا ہے، یہ بہت اچھی بات اور ایک اچھا عمل ہے اللہ اس کی توفیق دے، ہماری دعا ہے کہ اللہ اس کی معاونت فرمائے، اور ان کے ہندو مجرم والد کے شر سے انہیں محفوظ رکھے.

م ان دونوں کو نصیحت کرتے ہیں اگر ان کی شادی ہوجائے اگر والدین کو دین اسلام کی دعوت دینے کے نتیجہ میں انہیں کا فر عدالتوں میں گھسیٹا جانے کا باعث ہو تو پھر وہ والدین کو دعوت اسلام دینے کے معاملہ کو واضح اور ظاہر مت کریں بلکہ اس میں حکمت سے کام لیں.

6 سوال کرنے والی عورت کو چاہیے کہ وہ اپنی شادی خود مت کرے چاہے وہ کنواری نہیں بھی ہے کیونکہ شریعت اسلامیہ اسے اس کی اجازت نہیں دیتی، اور اگر اس کا کوئی معتبر شرعی ولی نہیں ہے تو قاضی یا اس کا قائم مقام جو مسلمانوں کے معاملات کا ذمہ دار ہے ولی ہوگا، مثلا اسلامک سینٹر کا چئرمین، یا اس

7 ان دونوں کو اپنی اس مشکلات میں اور خاص کر سائلہ بہن کو اللہ تعالی سے مدد طلب کرنی چاہیے، اور ہر ایک کو یہ علم ہونا چاہیے کہ جو کوئی بھی اللہ سبحانہ و تعالی پر بھروسہ اور توکل کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کے معاملات میں آسانی پیدا فرما دیتا ہے، اور اس کے لیے مشکل اور تنگی سے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، انہ

مدنے جو مشکل بنائی وہ بھی اسی طرح ہے، ہم اسے پھر یہی نصیحت کرتے ہیں کہ وہ بچوں کو دین اسلام کی دعوت دینے کے معاملہ کو واضح مت کرے تا کہ یہ اس کے نتیجہ میں ان کا والد کوئی ایسا کام نہ کرے جس کا انجام اچھا نہ ہو، اور اگر اس سے کسی بھی قسم کا شک پیدا ہو کہ وہ کوئی نقصان دینا چاہتا ہے تو فورا پولیس

8 اور اگر شادی کی بنا پر بچوں کی پرورش کا حق بیوی سے چھیننے کا باعث بنے تو پھر ہم اسے شادی کرنے کا مشورہ نہیں دیتے کہ کہیں وہ دونوں بچے جہنم کا ایندھن نہ بن جائیں، لیکن اگر اس عورت کو اپنے متعلق خدشہ ہو کہ وہ فحش کام کر بیٹھے گی تو پھر اس مسلمان شخص سے شادی کر سکتی ہے، اور اس میں شادی

ی ہے، اس لیے کے لیے سرکاری طور پر اندراج اور اعلان کرنا لازم نہیں، لیکن اس بہن کو چاہیے کہ وہ ایک مسلمان معاشرہ میں زندگی بسر کرے جو اپنے دینی امور کا محافظ ہو اور اس کی شادی کا علم رکھتے ہوں تا کہ اس کے متعلق باتیں نہ کی جائیں، اور اگر اس کی حالت بہتر ہو تو وہ اپنے سابقہ خاوند والے علاقہ

9 اور پھر اس کے لیے سب سے بہتر تو اللہ کی طرف رجوع اور عاجزی سے دعا کرنا کہ اللہ اس کی مشکلات میں آسانی پیدا کرے اور تنگی سے نکالے، ہم بھی اس کے لیے دعا گو ہیں کہ اللہ اسے اپنی پسند اور رضا والے کام کرنے کی توفیق سے نوازے.

واللہ اعلم.